السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے موقر اسلامی جریدے ماہنامہ "الحدیث" کا مستقل قاری ہوں۔ آپ جس محنت اور عرق ریزی سے مسائل کی تحقیق و تنقیح فرماتے ہیں، اس سے دل کو اطمینان و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زورِ قلم کو اور بھی بڑھادے۔

دو سوالات پوچھنا چاہتا ہوں، اُمید ہے کہ آپ ان کی تحقیق و تخریج اور تنقیح فرمائیں گے۔ (پہلا سوال یہ ہے کہ) فلسفہ وحدت الوجود کیا ہے؟ اس کی مکمل تفصیل اور تنقیح فرمائیں۔ والسلام: آپ کا دینی بھائی (محمد شیر وزیر۔ پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز، پشاور)

تنبیہ:۔

دوسرا سوال مع جواب آگے آرہا ہے۔ ان شاء اللہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اردو لغت کی ایک مشہور کتاب میں وحدت الوجود کا مطلب ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے:

(تمام موجودات کو اللہ تعالیٰ کا وجود خیال کرنا۔ اور وجود ماسوٰی کو محض اعتباری سمجھنا جیسے قطرہ، حباب، موج اور قعر وغیرہ سب کو پانی معلوم کرنا" (حسن اللغات فارسی اردو ص 941"

وارث سرہندی کہتے ہیں: "صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ کا وجود ماننا اور ماسوا کے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔" (علمی اردو لغت ص 1551

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا "الِاتِّحَادُ الْمُطْلَقُ" الَّذِي هُوَ قَوْلُ أَهْلِ وَحْدَةِ الْوُجُودِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ وُجُودَ الْمَخْلُوقِ: هُوَ عَيْنُ وُجُودِ الْخَالِقِ".

(اور اتحاد مطلق اسے کہتے ہیں جو وحدت الوجود والوں کا قول ہے: جو سمجھتے ہیں کہ مخلوق کا وجود عین خالق کا وجود ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج10ص59

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"قال وصاحب ہذا الکتاب الذي ہو فصوص الحکم وامثالہ مثل صاحبہ الغرنوي والتلمساني وابن سبعین والسنکري واتباعہم مذہبہم الذي ہم علیہ ان الوجود واحد ویسمون اہل وحدة الوجود، ویدّعون التحقیق والعرفان فہم یجعلون وجود الخالق عین وجود المخلوقات"

کتاب مذکور جو فصوص الحکم ہے، کا مصنف اور اس جیسے دوسرے مثلاً قونوی، تلمسانی، ابن سبعین، ششتری، ابن فارض اور ان کے پیروکار، ان کا مذہب یہ ہے کہ وجود ایک ہے۔ انھیں وحدت الوجود والے کہا جاتا ہے اور وہ تحقیق و عرفان کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ لوگ خالق کے وجود کو مخلوقات کے وجود کا عین قرار دیتے ہیں۔ (مجموع فتاویٰ ج2ص 124،123 (

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا:

"الْمُرَادُ بِتَوْحِيدِ اللَّهِ تَعَالَى الشَّهَادَةُ بِأَنَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَهَذَا الَّذِي يُسَمِّيهِ بَعْضُ غُلَاةِ الصُّوفِيَّةِ تَوْحِيدَ الْعَامَّةِ, وَقَدِ ادَّعَى طَائِفَتَانِ فِي تَفْسِيرِ التَّوْحِيدِ أَمْرَيْنِ اخْتَرَعُوهُمَا, أَحَدُهُمَا: تَفْسِيرُ الْمُعْتَزِلَةِ كَمَا تَقَدَّمَ, ثَانِيهِمَا: غُلَاةُ الصُّوفِيَّةِ فَإِنَّ أَكَابِرَهُمْ لَمَّا تَكَلَّمُوا فِي مَسْأَلَةِ الْمَحْوِ وَالْفَنَاءِ وَكَانَ مُرَادُهُمْ بِذَلِكَ الْمُبَالَغَةَ فِي الرِّضَا وَالتَّسْلِيمِ وَتَفْوِيضِ الْأَمْرِ, بَالَغَ بَعْضُهُمْ حَتَّى ضَاهَى الْمُرْجِئَةَ فِي نَفْيِ نِسْبَةِ الْفِعْلِ إِلَى الْعَبْدِ, وَجَرَّ ذَلِكَ بَعْضَهُمْ إِلَى مَعْذِرَةِ الْعُصَاةِ, ثُمَّ غَلَا بَعْضُهُمْ فَعَذَرَ الْكُفَّارَ, ثُمَّ غَلَا بَعْضُهُمْ فَزَعَمَ أَنَّ الْمُرَادَ بِالتَّوْحِيدِ اعْتِقَادُ وَحْدَةِ الْوُجُودِ"

اللہ تعالیٰ کی توحید سے مراد اس بات کی گواہی دینا ہے کہ وہی ایک الٰہ ہے اور اسے بعض غالی صوفی: عوام کی توحید کہتے ہیں۔ دو گروہوں نے توحید کی تشریح میں دو باتیں گھڑی ہیں: ایک معتزلہ کی تفسیر جیسا کہ گزر چکا ہے۔ دوسرے غالی صافی جن کے اکابر نے جب محو وفناء کے مسئلے میں کلام کیا اور ان کی اس سے مراد تسلیم ورضا اور معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے میں مبالغہ تھا، ان میں سے بعض نے مبالغہ کرکے بندے سے نسبتِ فعل کی

نفی کرکے مرجئہ سے برابری کی اوراس بات نے بعض کو گناہ گاروں کے معذور ہونے پر آمادہ کرلیا پھر بعض نے غلو کرکے کفار کو بھی معذور قرار دیا پھر بعض نے غلو کرکے یہ دعویٰ کیا کہ توحید سے مراد وحدت الوجود کا عقیدہ ہے۔۔۔ (فتح الباری ج13 ص348 کتاب التوحید باب: 1)

معلوم ہوا کہ ابن حجر کے نزدیک وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والے بے حد غالی صوفی ہیں۔

ایک پیر نے اپنے مرید سے کہا:

"اعتقد ان جمیع الاشیاء باعتبار باطنها متحد مع اللہ تعالیٰ وباعتبار ظاہرہا مغایر لہ وسواہ"

یہ عقیدہ رکھو کہ تمام چیزیں باطنی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ متحد ہیں اور ظاہری لحاظ سے اس کے علاوہ اور اس کا مغائر (غیر) ہیں۔"

اس کے بارے میں ملا علی قاری حنفی نے کہا:

"ہذا کلام ظاہر الفساد مائل إلی وحدۃ الوجود أو الاِتحاد کما ہو مذہب أہل الإلحاد"

(اس کلام کا فاسد ہونا ظاہر ہے، یہ وحدت الوجود یا اتحاد کی طرف مائل ہے جیسا کہ ملحدین کا مذہب ہے۔ (الرد علی القائلین بوحدۃ الوجود لملا علی قاری ص13، مطبوعہ دار المامون المتراث دمشق، الشام

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے وحدت الوجود کے رد پر ایک رسالہ بنام:

"إبطال وحدۃ الوجود والرد علی القائلین بہا"

لکھا ہے جو تقریباً ایک سو اٹھائیس (128) صفحات پر مشتمل ہے، جسے کویت کے ایک مکتبے نے فہرست اور تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔

ابن عربی (الحلولی) کی طرف منسوب کتاب فصوص الحکم میں لکھا ہوا ہے:

"فانت عبد وانت رب

لمن لہ فیہ انت عبد"

"بس تو بندہ ہے اور تو رب ہے۔۔۔۔۔ کس کا بندہ! اس کا بندہ جس میں تو فنا ہو گیا ہے"

(فصوص الحکم اردو ص157، فص حکمت علیۃ فی کلمۃ اسماعیلیۃ، مترجم عبدالقدیر صدیقی، دوسرا نسخہ ص77 مع شرح الجامی ص202 تنبیہ الغبی الی التکفیر ابن عربی للامام العلامۃ المحدث برہان الدین البقاعی رحمۃ اللہ علیہ ص71)

کتب لغت اور علماء کے ان چند حوالوں سے معلوم ہوا کہ ابن عربی (اور حسین بن منصور الحلاج) کے مقلدین کے عقیدے وحدت الوجود سے خالق اور مخلوق کا ایک ہونا، حلولیت اور اتحاد ظاہر ہے یعنی ان لوگوں کے نزدیک بندہ خدا اور خدا بندہ ہے۔ اب آپ کے سامنے وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں کی دس عبارتیں پیش خدمت ہیں جن سے درج بالا نتیجے کی تصدیق ہوتی ہے:

1۔ تھانہ بھون کے حاجی امداد اللہ ولد حافظ محمد امین ولد شیخ بڈھا تھانوی عرف مہاجر مکی نے لکھا ہے: "اور اس کے بعد اس کو ہو، ہو کے ذکر میں اسقدر منہمک ہوجانا چاہیے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہوجائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں اس حالت کے حاصل ہوجانے پر وہ سراپا نور ہوجائے گا۔" (کلیات امدادیہ ص18، ضیاء القلوب)

تنبیہ:-

بریکٹ میں اللہ کا لفظ اسی طرح کلیات امدادیہ میں لکھا ہوا ہے۔!

2۔ حاجی امداد اللہ صاحب ایک آیت:

"وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ" (الزاریات: 21) کا غلط ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"خدا تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔" (کلیات امدادیہ ص31، ضیاء القلوب)

تنبیہ:-

آیت مذکورہ کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ الدہلوی لکھتے ہیں:

(ودرذات شما نشانہاست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آیا نمی نگرید" (ترجمہ شاہ ولی اللہ ص 627"

یعنی اور تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے ؟

شاہ ولی اللہ کے ترجمے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت سے پہلی آیت میں آیات یعنی نشانیوں کا لفظ آیا ہے ۔

3۔ حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی صاحب مزید لکھتے ہیں :

اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہوکر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہوجاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں اور اس میں وجوب وامکان مساوی ہیں کسی کو کسی پر غلبہ نہیں" (کلیات امدادیہ" (ص 36،35 ضیاء القلوب

4۔ عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں : "ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید مجدہ نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی عرف حافظ پینڈھو شیخ پوری کیسے شخص تھے ۔

(حضرت نے فرمایا "پکا کافر تھا" اور اس کے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ : "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے ۔ "(تذکرۃ الرشید جلد 2 ص 242

عبارت مذکورہ میں حضرت سے مراد رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد سے مراد بزل المجہود، براہین قاطعہ اور المہند کے مصنف خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری ہیں ۔

ضامن علی جلال آبادی کون تھے اور کس توحید میں غرق تھے ؟ اس کے بارے میں گنگوہی "صاحب ارشاد فرماتے "ہیں : "ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کےلیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اُس سے بتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں "میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں ؟ "اُس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں ۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے "رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہوکر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ وگناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی ۔ "میاں صاحب تو شرمندہ ہوکر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھ کر چلدی ۔ " ((تذکرۃ الرشید ج 2 ص 242

(اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق پیر کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے ۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ ۔ (نعوذباللہ

اللہ کی قسم ! وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے وجودیوں کی ایسی عبارات نقل کرنے سے دل ڈرتا اور قلم کانپتا ہے لیکن صرف احقاق حق اور ابطال باطل کے پیش نظر یہ حوالے پیش کیے جاتے ہیں اور صرف عام مسلمانوں کو ان کا اصلی چہرہ اور باطنی عقیدہ دکھانا مقصود ہے ۔

5۔ ضامن علی جلال آبادی کو توحید میں غرق سمجھنے والے رشید احمد گنگوہی نے اپنے پیر حاجی امداد اللہ کو ایک خط لکھا تھا جس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں :

یا اللہ معاف فرمانا ہے کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے ۔ جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں ۔ تیرا ہی ظل ہے ۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں ۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک" ہے ۔ استغفر اللہ ۔ ۔ ۔ !"

فضائل صدقات از زکریا کاندھلوی دیوبندی حصہ دوم ص 556 واللفظ لہ مکاتیب رشیدیہ ص 10) میں (گنگوہی) اور تُو (خدا) کا ایک ہونا وہ عقیدہ ہے جو وحدت الوجود کے پیروکار اور ابن عربی وغیرہ کے مقلدین کئی سو سالوں) سے مسلسل پیش کررہے ہیں ۔

6۔ خواجہ غلام فرید، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا رد کرنے، عقیدہ استوی علی العرش کو غلط اور عقیدہ وحدت الوجود کو حق قرار دینے کے بعد کہتے ہیں :

وحدت الوجود کو حق تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کے سوا کسی اور کا کوئی وجود ہی نہیں بلکہ سب خدا کا وجود ہے تو پھر بت پرستی کیوں ممنوع ہے اس کا جواب یہ ہے ۔ بت خدا نہیں بلکہ خدا سے جدا نہیں ہے" (مثال کے طور پر زید کا ہاتھ زید نہیں ہے لیکن زید سے جدا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ "(مقابیس المجالس عرف اشاراتِ فریدی ص 218

7۔ خواجہ محمد یار فریدی کہتے ہیں :

"گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغاباز نہیں"

(دیوان محمدی ص 156)

یہ وحدت الوجود ہی کا عقیدہ ہے جس کی وجہ سے محمد یار صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مان لیا ہے : سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا

8۔ محمد قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور اشرف علی تھانوی کے پیر حاجی امداد اللہ کہتے ہیں :

حرمین مین بعض امور عجیب وپسندیدہ ہیں (1) وحدۃ الوجود لوگوں میں بہت مرتکز ہے میں مدینہ میں مسجد قبا کی زیارت کو گیا ایک آدمی کو دیکھا کہ اندر مسجد کے جاروب کشی میں مشغول ہے جب زیارت سے فارغ ہوکر میں باہر" آیا اور جوتے پہننے کا قصد کیا تو سنا کہ کہتا ہے ۔ یا اللہ یا موجود اور دوسرا جو بیرون مسجد تھا کہتا تھا بل فی کل الوجود اس کو سن کر مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی بعدہ، لڑکوں کو شغف میں دیکھا کہ کھیل رہے ہیں اور ایک لڑکا کہہ رہا ہے

(اس سے میں نہایت بے تاب ہوا اور کہا کہ کیوں ذبح کرتے ہو۔ ۔ ۔" (شمائم امدادیہ ص 72، 71، امداد المشتاق ص 95 فقرہ: 191)

ہر وجود میں اللہ کو موجود سمجھنا وحدت الوجود کا بنیادی عقیدہ ہے۔

9۔ حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی کہتے ہیں:

ایک موحد سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوا و غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوہ کو کھالیا۔ پھر بصورت آدمی ہو کر حلوا کھایا اس کو حفظ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے" (شمائم امدادیہ ص 75، امداد المشتاق ص 101، فقرہ: 224، واللفظ لہ)

شمائم کے مطبوعہ نسخے میں غلیظ کے بجائے غلیظ لکھا ہوا ہے جس کی اصلاح امداد المشتاق سے کر دی گئی ہے۔ گُوہ پاخانے کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وجودیوں کے نزدیک پاک و ناپاک سب ایک ہے۔

10۔ ایک سوال کو نقل کرتے ہوئے حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں: "سوال دوم۔ ۔ ۔ اور دوسری جگہ ضیاء القلوب ہی میں ہے تاوقتیکہ ظاہر و مظہر میں فرق پیش نظر سالک ہے بوئے شرک باقی ہے اس مضمون سے معلوم ہوا کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے۔

جواب دوم کوئی شک نہیں ہے کہ فقیر نے یہ سب ضیاء القلوب میں لکھا ہے اگر کہیں کہ جو کچھ کہا نہیں جاتا ہے کیوں لکھا گیا جواب یہ ہے کہ اکابر دین اپنے مشکوفات کو تمثیلات محسوسات سے تعبیر کرتے ہیں تاکہ طالب صادق کو سمجھا دیں نہ یہ کہ کانہ 'ہُو کہہ دیتے ہیں۔ ۔ ۔" (شمائم امدادیہ ص 35، 34)

خلاصہ یہ کہ عابد و معبود کو ایک سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو عرش پر مستوی نہ ماننا بلکہ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ ہر وجود میں موجود ماننا اور حلولیت کا عقیدہ رکھنا مختصر الفاظ میں وحدت الوجود کہلاتا ہے۔

یہی وہ عقیدہ ہے جسے حسین بن منصور الحلاج مقتول اور ابن عربی صُوفی نے علانیہ پیش کیا۔ التنبیہ علی مشکلات الہدایہ کے مصنف علی بن ابی العزا لحنفی (متوفی 792ھ) لکھتے ہیں:

"وہذا القول قد أفضی بقوم إلی القول بالحلول أو الاتحاد وہو أقبح من کفر النصاری فإن النصاری خصوہ بالمسیح وہؤلاء عموا جمیع المخلوقات ومن فروع ہذا التوحید: أن فرعون وقومہ کاملو الإیمان، عارفون باللہ علی الحقیقۃ ومن فروعہ: أن عباد الأصنام علی الحق والصواب، وأنہم إنما عبدوا اللہ لا غیرہ"

اور یہ قول ایک قوم کو حلول واتحاد کی طرف لے گیا ہے اور یہ نصرانیوں (عیسائیوں) کے کفر سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ نصرانیوں نے تو اسے مسیح کے ساتھ خاص مانا اور انھوں نے تمام مخلوقات کے بارے میں عام کردیا۔ اس (وجودی) توحید کی فروع میں سے ہے کہ فرعون اور اس کی قوم مکمل ایمان والے تھے، حقیقت پر اللہ کو پہچاننے والے تھے۔ اس کی فروع میں سے یہ بھی ہے کہ بتوں کی عبادت کرنے والے حق پر اور صحیح ہیں، انھوں نے اللہ ہی کی عبادت کی ہے، کسی دوسرے کی نہیں۔" (شرح عقیدہ طحاویہ ص 79، 78)

وحدت الوجود کا رد

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ وحدت الوجود کا عقیدہ سراسر گمراہی اور کفریہ عقیدہ ہے جس کا رد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر العسقلانی، قاضی ابن ابی العزا لحنفی اور ملا علی قاری حنفی وغیرھم نے شدومد سے کیا ہے۔ ملا علی قاری وحدت الوجود کے رد میں اپنی کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

"فَإن کنت مُؤمنا حقّاً مُسلما صدقا فَلَا تشک فِي کفر جمَاعَۃ ابْن عَرَبِيّ وَلَا تتَوَقَّف فِي ضَلَالَۃ ہَذَا الْقَوْم الغوي وَالْجمع الغبي فَإن قلت ہَل یجوز السَّلَام عَلَیْہِم ابْتِدَاء قلت لَا وَلَا رد السَّلَام عَلَیْہِم بل لَا یُقَال لَہُم عَلَیْکُم أَیْضا فَإِنَّہُم شَرّ من الْیَہُود وَالنَّصَارَی وان حکمہم حکم المرتدین ویجب إحراق کتبہم المؤلفۃ ویتعین علی کل أحد أن یبین فساد شقاقہم فإن سکوت العلماء واختلاف الآراء صار سبباً لہذہ الفتنۃ وسائر الفتنۃ وسائر أنواع البلاء"

پھر اگر تم سچے مسلمان اور پکے مومن ہو تو ابن عربی کی جماعت کے کفر میں شک نہ کرو اور اس گمراہ قوم اور بے وقوف اکٹھ کی گمراہی میں توقف نہ کرو، پھر اگر تم پوچھو: کیا انھیں سلام کہنے میں ابتدا کی جا سکتی ہے؟ میں کہتا ہوں: نہیں اور نہ ان کے سلام کا جواب دیا جائے بلکہ انھیں وعلیکم کا لفظ بھی نہیں کہنا چاہیے کیونکہ یہ یہودیوں اور نصرانیوں سے زیادہ بُرے ہیں اور ان کا حکم مرتدین کا حکم ہے۔ ۔ ۔ ان لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو جلانا واجب ہے اور ہر آدمی کو چاہیے کہ ان کی فرقہ پرستی اور نفاق کو لوگوں کے سامنے بیان کردے کیونکہ علماء کا سکوت اور بعض راویوں کا اختلاف اس فتنے اور تمام مصیبتوں کا سبب بنا ہے۔ ۔ ۔" (الرد علی القائلین بوحدۃ الوجود ص 155، 156)

محدثین کرام علمائے عظام کے ان صریح فتووں کے ساتھ عرض ہے کہ اپنے اسلاف سے بے خبر بعض دیوبندی "علماء" نے بھی وحدت الوجود کا زبردست رد کیا ہے مثلاً:

1۔ حکیم میاں عبدالقادر فاضل دیوبند لکھتے ہیں: "وحدۃ الوجود خود کو خدائی مسند پر جلوہ افروز ہونے والوں کا باطل عقیدہ و عمل ہے" (تنزیہ الٰہ ص 185، مطبوعہ بیت الحکمت لوہاری منڈی لاہور ملنے کا پتہ: کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور)

2۔ خان محمد شیرانی پنجپیری دیوبندی (ژوب بلوچستان) نے وحدت الوجود کے رد میں "کشف الجمود عقیدۃ وحدۃ الوجود" نامی کتاب لکھی ہے جس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے کہ "اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کا وحدۃ الوجود اور حلولی کا عقیدہ ہوتا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔"

ابن عربی صوفی کا رد

آخر میں وحدت الوجود کے بڑے داعی اور مشہور حلولی صوفی ابن عربی کا مختصر وجامع رد پیش خدمت ہے:

1۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ امام (شیخ الاسلام) سراج الدین البلقینی سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فوراً جواب دیا کہ وہ کافر ہے۔

(لسان المیزان ج4 ص319، دوسرا نسخہ 5 ص213، تنبیہ الغبی الی تکفیر ابن عربی للمحدث البقاعی رحمۃ اللہ علیہ ص159)

ابن عربی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک گمراہ شخص سے مباہلہ بھی ہوا تھا جس کا تذکرہ آگے آ رہا ہے۔ ان شاء اللہ

2۔ حافظ ابن دقیق العید نے ابو محمد عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام السلمی الدمشقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 660ھ) سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

"شیخ سوء کذاب مقبوح یقول بقدم العالم ولا یری تحریم الفرج"

(گندا، کذاب (اور) حق سے دُور (تھا) وہ عالم کے قدیم ہونے کا قائل تھا اور کسی شرمگاہ کو حرام نہیں سمجھتا تھا۔ الخ (الوافی بالوفیات ج4 ص125، وسندہ صحیح تنبیہ الغبی ص138

ابن عبدالسلام کا یہ قول درج ذیل کتابوں میں بھی دوسری سندوں کے ساتھ مذکور ہے:

(تنبیہ الغبی ص139، وسندہ حسن) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (ج2 ص244 وسندہ حسن) میزان الاعتدال (3/659) لسان المیزان (5/311، 312، دوسرا نسخہ 6/398)

تنبیہ: الوافی بالوفیات میں کاتب کی غلطی سے "ابی بکر بن العربی" چھپ گیا ہے جبکہ صحیح لفظ ابی بکر کے بغیر "ابن عربی" ہے۔

3۔ ثقہ اور جلیل القدر امام ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 745ھ) نے فرمایا:

"ومن ذہب من ملاحدتہم إلی القول بالاتحاد والوحدۃ، کالحلاج والشوذي وابن أحلی وابن عربی المقیم بدمشق وابن الفارض، وأتباع ہؤلاء کابن سبعین وتلمیذہ التستري وابن المطرّف المقیم بمرسیۃ والصفّار المقتول بغرناطۃ وابن لباج وابن الحسن المقیم بلورقۃ، وممن رأیناہ یُرمی بہذا المذہب الملعون العفیف التلمسانی" الخ

اوران کے ملحدین میں سے جو اتحاد اور وحدت (یعنی وحدت الوجود) کا قائل ہے جیسے (حسین بن منصور) الحلاج، شوذی، ابن احلی، ابن عربی جو دمشق میں مقیم تھا، ابن فارض اور ان کے پیروکار جیسے ابن سبعین اور اس کا شاگرد تستری مرسیہ میں رہنے والا ابن مطرف اور غرناطہ میں قتل ہونے والا الصفار، ابن اللباج اور لورقہ میں رہنے والا ابوالحسن اور ہم نے جنھیں اس ملعون مذہب کی تہمت کے ساتھ دیکھا ہے جیسے عفیف تلمسانی۔۔۔ الخ

(تفسیر البحر المحیط ج3 ص464، 465، سورۃ المائدہ: 17)

4۔ تفسیر ابن کثیر کے مصنف حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ولہ کتابہ المسمی (بفصوص الحکم) فیہ أشیاء کثیرۃ ظاہرہا کفر صریح"

(اور اس کی کتاب جس کا نام فصوص الحکم ہے، اس میں بہت سی چیزیں ہیں جن کا ظاہر کفر صریح ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج13 ص167، وفیات 638ھ

5۔ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَلَم یَمدَحِ الْحَیرَۃَ أَحَدٌ مِن أَہْلِ الْعِلْمِ وَالْإِیمَانِ وَلکِن مَدَحَہا طَائِفَۃٌ مِن الْمَلَاحِدَۃِ : کَصَاحِبِ "الْفُصُوصِ" ابْنِ عَرَبِيٍّ وَأَمْثَالِہِ مِن الْمَلَاحِدَۃِ الَّذِینَ ہُم حَیَارَی"

اہل علم اور اہل ایمان میں سے کسی نے بھی حیرت کی تعریف نہیں کی لیکن ملحدین کے ایک گروہ نے اس کی تعریف کی ہے جیسے فصوص الحکم والا ابن عربی اور اس جیسے دوسرے ملحدین جو حیران و پریشان ہیں۔۔۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج11 ص385)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے بارے میں ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"وَمَن طَالَعَ شَرحَ مَنَازِلِ السَّائِرِینَ، تَبَیَّنَ لَہٗ أَنَّہُمَا کَانَا مِن أَکَابِرِ أَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ، وَمِن أَوْلِیَاءِ ہٰذِہِ الْأُمَّۃِ"

اور جس نے منازل السائرین کی شرح کا مطالعہ کیا ہے تو اس پر واضح ہوا کہ وہ (ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں اہل سنت والجماعۃ کے اکابر اور اس امت کے اولیاء میں سے تھے۔ (جمع الوسائل فی شرح الشمائل ج1 ص207)

6۔ محدث بقاعی لکھتے ہیں کہ ہمارے استاذ حافظ ابن حجر العسقلانی کا ابن الامین نامی ایک شخص سے ابن عربی کے بارے میں مباہلہ ہوا۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ! اگر ابن عربی گمراہی پر ہے تو تو مجھ پر لعنت فرما۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اے اللہ! اگر ابن عربی ہدایت پر ہے تو تو مجھ پر لعنت فرما۔

(وہ شخص اس مباہلے کے چند مہینے بعد رات کو اندھا ہو کر مر گیا۔ یہ واقعہ 797ھ کو ذوالقعدہ میں ہوا تھا اور مباہلہ رمضان میں ہوا تھا۔ (تنبیہ الغبی ص136، 137

7۔ ملا علی قاری حنفی کا حوالہ گزر چکا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ابن عربی کی جماعت کے کفر میں شک نہ کرو۔

8۔ قاضی تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی الشافعی نے شرح المنہاج کے باب الوصیہ میں کہا:

"ومن کان من ہؤلاء الصوفیۃ المتأخرین ، کابن العربی وأتباعہ ، فہم ضلاّل جہال ، خارجون عن طریقۃ الإسلام"

(اور جو ان متاخرین صوفیہ میں سے ہے جیسے ابن عربی وغیرہ تو یہ گمراہ جاہل ہیں (جو) اسلام کے طریقے سے خارج ہیں۔ (تنبیہ الغی ص 143

"۔ شمس الدین محمد العیزری الشافعی نے اپنی کتاب "الفتاویٰ المتشترۃ 9

میں فصوص الحکم کے بارے میں کہا:

"قال العلماء : جمیع ما فیہ کفر لأنہ دائر مع عقیدۃ الاتحاد الخ"

(علماء نے کہا: اس میں سارے کا سارا کفر ہے کیونکہ یہ اتحاد کے عقیدے پر مشتمل ہے۔ الخ (تنبیہ الغی ص 152

۔ محدث برہان الدین البقاعی نے تکفیر ابن عربی پر تنبیہ الغی کے نام سے کتاب لکھی ہے جس کے حوالے آپ کے سامنے پیش کیے گئے ہیں۔ 10

معلوم ہوا کہ علماء اور جلیل القدر محدثین کرام کے نزدیک ابن عربی صوفی اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ جن علماء نے ابن عربی کی تعریف کی ہے یا اسے شیخ اکبر کے خود ساختہ لقب سے یاد کیا ہے، اُن کے دو گروہ ہیں:

اول: جنھیں ابن عربی کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔

دوم: جنھیں ابن عربی کے بارے میں علم ہے ان کے تین گروہ ہیں:

اول: جو ابن عربی کی کتابوں اور اس کی طرف منسوب کفریہ عبارات کا یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ یہ ابن عربی سے ثابت ہی نہیں ہیں۔

دوم: جو تاویلات کے ذریعے سے کفریہ عبارات کو مشرف بہ اسلام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوم: جو ان عبارات سے کلیتاً متفق ہیں۔ اس تیسرے گروہ اور ابن عربی کا ایک ہی حکم ہے اور پہلے دو گروہ اگر بذات خود صحیح العقیدہ ہیں تو جہالت کی وجہ سے لا علم ہیں۔

آخر میں عرض ہے کہ وحدت الوجود ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے جس کی تردید قرآن مجید، احادیث صحیحہ، اجماع، آثار سلف صالحین اور عقل سے ثابت ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ءَأَمِنتُم مَن فِى السَّماءِ أَن يَخسِفَ بِكُمُ الأَرضَ فَإِذا هِىَ تَمورُ ‌١٦ ... سورة الملك

"کیا تم بے خوف ہو اُس سے جو آسمان پر ہے کہ تمھیں زمین میں دھنسا دے پھر وہ ڈولنے لگے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا ((أین اللہ؟)) اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: (فِي السَّمَاءِ) آسمان پر ہے۔ آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی کے مالک سے فرمایا: (أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ) اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔ (صحیح مسلم: 537، ترقیم دارالسلام: 1199)

ابو عمرو الطلمنکی نے کہا: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے اور معیت سے مراد اُس کا علم (وقدرت) ہے۔ (دیکھئے شرح حدیث النزول لابن تیمیہ ص 144، 145، ملخصاً)

تنبیہ:۔

(وحدت الوجود کے قائل حسین بن منصور الحلاج الحلولی کے بارے میں تفصیلی تحقیق کے لیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: 21 ص 8-11) (الحدیث: 49

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ 55

محدث فتویٰ